Vol. 6 No.2 2022

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

آزاد جموں و کشمیر کی سیاحت میں جھیلوں اور آبشاروں کا کردار

ROLE OF LAKES AND WATERFALLS IN AZAD JAMMU AND KASHMIR TOURISM

*** نجمہ ظہور**

پی ایچ ڈی سکالر پنجاب یونیورسٹی لاہور

****ڈاکٹر شبنم گل**

ریسرچ ایسوسی ایٹ مظفر آباد یونیورسٹی آزاد کشمیر

*****ڈاکٹر نصرت نثار**

اسسٹنٹ پروفیسر، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

ABSTRACT:

Lakes and waterfalls are an essential element of some of the world's most popular tourism destinations.The lakes and waterfalls of Azad Jammu and Kashmir have long been a prominent destination for recreational and tourism activities, however, studies on the role of lakes for tourism are limited. The impact of tourism on the lake environment is mainly related to the number of visitors, the type of activities they do and the nature of the lake environment itself. Around the world, tourism is being seen as a viable source of economic growth. Tourism in Azad Kashmir can be further boosted if the stakeholders try and provide supporting infrastructure in the lake areas, knowing that the chances of a corresponding increase in tourist traffic to the lake tourist destinations of the state are enhanced. This article tries to explore the lakes and waterfalls of Azad Kashmir which can play vital role to boost the tourism activities in Azad Kashmir.

Keywords: *Azad Kashmir, lakes, waterfalls, tourism, economic growth.*

دلفریب وادیوں، سرسبز کوہساروں، بلند و بالا فلک بوس پہاڑوں کی یہ سرزمین اپنی خوبصورتی میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ حسین و خوب صورت، آبشاروں کے جھرمٹ میں سرسبز وادی کشمیر اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ خوب صورت شاہکاروں میں سے ایک شاہکار ہے۔ کشمیر کی بیش بہا خوبصورتی کو دیکھ کر بالکل ایسا گمان ہوتا ہے جیسے دنیا میں جنت کا عکس ہو۔ قدرت کی بیش بہا خوبصورتیوں کا مرکز کہلانے والی سرسبز و شاداب وادی کشمیر کا نظارہ کرنے کے لیے ہر کوئی بے تاب ہوتا ہے۔ یہ خطہ اپنی خوب صورتی، وسیع و عریض وادیوں، جھیلوں، دریاوں اور پہاڑوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ آزاد کشمیر کو اگر جھیلوں اور آبشاوں کی وادی کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔

جھیلیں دنیا کے کچھ مشہور سیاحتی مقامات کا ایک لازمی عنصر ہیں۔ تاہم، زائرین اور سیاحت کی صنعت کے ساتھ ساتھ دیگر، بعض اوقات مسابقتی، زمین اور پانی کے استعمال کے بڑھتے ہوئے دباؤ نے جھیلوں کی پائیدار ترقی کو تیزی سے مشکلات کا شکار بنا دیا ہے۔ آزاد کشمیر کی جھیلیں اور آبشاریں قدرت کی طرف سے انمول تحفہ ہیں جو آزاد کشمیر کی سیاحت کا ایک لازمی جرو ہیں۔ دنیا کے کچھ مشہور مقامات کے طور پر، جھیلیں قیمتی وسائل پیش کرتی ہیں جو مختلف انسانی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ جھیلوں کی سائنس کے مطابق جھیلوں کو ان کی اصل سمیت مختلف پیرامیٹرز کے مطابق درجہ بندی کی جاتی ہے اس معیار کے مطابق ان کی نو مختلف اشکال ہیں جن میں گلیشیرز، ٹیکٹونگ، کھردرا، پہاڑ، ڈیم، ناکامی، ساحلی، ندی اور مصنوعی اشکال شامل ہیں۔ جھیلوں کا ایک اہم حصہ ٹیکٹونک کا ہے لیتھوسفیر کی نقل و حرکت اور خرابی کی وجہ سے زمین کی پرت میں دراڑیں اور افسردگی پائی جاتی ہے جو جلدی پانی سے بھر جاتی ہیں اس طرح کی جھیلوں کی ایک مخصوص خصوصیت بڑی قیمتی ہے۔[i] آتش فشاں جھیلیں آتش فشاں پھٹنے کے بعد بنتی ہیں پانی معدوم آتش فشاں کے گڑھے کو بھر سکتا ہے یا منجمد لاوا کے بہاؤ میں پھوٹ پڑ سکتی ہے۔ ان میں سے بہت سی جھیلیں فعال آتش فشاں سرگرمیوں کے مقامات پر واقع ہیں۔ گلیشیروں کی نقل و حرکت کی وجہ سے بننے والی جھیلوں کو بیرونی وجوہات کی بنا پر تشکیل دی جانے والی جھیلوں کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں ہندوکش، ہمالیہ اور تبت میں کئی برفانی جھیلوں کی نشوونما ہوئی ہے۔ جھیلیں گلیشیر کی پسپائی کے عمل کی وجہ سے بنتی ہیں۔ جھیلیں برف کے پگھلنے اور گلیشیروں کے خاتمے کے راستے روکنے سے پانی جمع ہو کر بنتی ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر جھیلیں نیچے وادیوں میں واقع ہیں۔ برفانی جھیلوں کی نشاندہی بالائی کشمیر کے علاقوں میں کی گئی ہے۔ اکثر جھیلوں میں چھوٹے چھوٹے فلیٹ دریا بہتے ہیں جن کے موڑ بہت مضبوط ہوتے ہیں آہستہ آہستہ موجودہ موڑ سیدھا ہوتا ہے اور مڑے ہوئے حصے ندی سے الگ رہتے ہیں ایسی جھیلوں کو ندی جھیلیں کہا جاتا ہے۔ پہاڑوں کی بہت سی جھیلوں کو مختلف بنا پر تشکیل دیا جا سکتا ہے۔[ii] لینڈ سلائنڈنگ کی وجہ سے جو پہاڑی ندی کو روک کر اپنے راستے میں ایک قدرتی ڈیم بنا سکتا ہے ڈیم جھیل

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

کہلاتا ہے۔ انسان اکثر مصنوعی جھیلوں کی تعمیر کرتا ہے جیسے تالاب، ڈیم اور خوص وغیرہ۔ اس طرح کے مصنوعی تالاب آبپاشی، سینیٹری کی ضروریات اور فش فارمنگ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

There are altogether 76 glacial lakes that cover an aggregate area of about 545 ha-. Majority of these lakes belong to Erosion and Cirque types. The glaciers, which consist of a huge amount of perpetual snow and ice, are found to create many glacial lakes. These glaciers as well as glacial lakes are the sources of headwater.[iii]

آزاد جموں وکشمیر میں پائی جانے والی جھیلیں اور آبشاریں جو سیاحت کے فروغ کے لیے لازمی جزو تصور کی جاتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

بنجوسہ جھیل:

آزاد کشمیر کے اہم اور خوب صورت شہر راولا کوٹ سے 20 کلو میٹر دور جنوب مشرق کی طرف سر سبز و شاداب جنگل کے عین وسط میں جھیل بنجوسہ واقع ہے۔ گھنے جنگلات میں واقع بنجوسہ جھیل کی خوبصورتی دیکھنے والوں کو حیران کر دیتی ہے، سر سبز وادی میں گھری جھیل سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز بنی رہتی ہے۔ جھیل کے ارد گرد گھنے جنگل اور پہاڑوں نے اسے اور بھی دلکش بنا دیا ہے۔ جھیل کے اطراف پھیلا ہوا سبزہ ہی سبزہ، تازہ ہوا اور جھیل کا نیلا پانی سیاحوں کی تسکین کا باعث بنتا ہے۔ جھیل میں بوٹنگ کا بہترین انتظام موجود ہے جس سے سیاح لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پورے آزاد کشمیر میں یہ جھیل اپنی خوب صورتی، قرب وجوار کی سر سبز و شاداب فضاء کے ساتھ قدرتی حسن کے حوالہ سے مشہور ہے۔[iv] اس جھیل کو دیکھنے کے لیے سارا سال سیاح آتے رہتے ہیں خصوصاً گرمیوں میں یہاں بہت زیادہ رونق ہوتی ہے سیاحوں کے لیے مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے آرام گاہیں بھی موجود ہیں۔ اس جھیل کے آس پاس قدرتی حسن سے مالا مال مناظر پائے جاتے ہیں۔ راولا کوٹ اور تراڑ کھل دونوں اطراف سے اس جھیل تک پختہ سڑک جاتی ہے۔ بنجوسہ جھیل کو چھوٹا گلہ جھیل بھی کہتے ہیں۔

منگلا جھیل:

منگلا کے مقام پر دریائے جہلم پر بند باندھ کر یہ جھیل وجود میں لائی گئی ہے۔ ہرے بھرے درخت، سر سبز میدان، چہاروں اطراف پھیلے پہاڑ اور پیر پنجال کی برف پوش چوٹیاں یہ منظر منگلا جھیل کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے ہیں۔ موسم سرما کے آغاز سے منگلا جھیل میں پانی کی سطح کم ہونے لگتی ہے۔۔ اس وسیع میدان میں چند نشانیاں اب بھی موجود ہیں جو ماضی کے بند دریچوں کو کھولنے کے کام آتی ہیں ان میں کلروڑی مسجد، میاں محمد بخش کے روحانی استاد سائیں غلام محمد کا مزار اور ایک پرانا مندر جو تقسیم ہندوستان کے وقت پرانے ڈڈیال شہر کا مرکز ہوا کرتا تھا۔ ڈڈیال ضلع میر پور کی تحصیل اور ایک خوب صورت علاقہ ہے تینوں اطراف سے پانی میں گھرا ہوا ہے اور چوتھی طرف پہاڑ پر مشتمل یہ علاقہ اندرہل کہلاتا ہے۔ اس کے ایک طرف دریائے جہلم تو دوسری طرف پونچھ دریا بہتا ہے اور تیسری طرف منگلا جھیل اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہے۔ پوٹھ شیر کی جانب سے منگلا جھیل کے کنارے کی طرف جائیں تو دھمالی سیداں کا قبرستان آتا ہے۔[v] یہ چار ہزار مربع کلو میٹر پر محیط آزاد کشمیر میں میر پور کے قریب دریائے جہلم کے پانی سے بنی سب سے بڑی مصنوعی جھیل ہے۔ مچھلیاں اور مرغابیاں اس جھیل میں بکثرت موجود ہیں۔

باغسر جھیل:

باغسر جھیل ضلع بھمبر آزاد کشمیر کی وادی سماہنی میں واقع ہے۔ یہ جھیل سطح سمندر سے تقریباً975 میٹر کی بلندی پر واقع ہے یہ قلعہ باغسر سے مغرب میں واقع ہے یہ تقریباً نصف کلو میٹر طویل ہے۔ یہ آزاد کشمیر کی واحد جھیل ہے جس میں کنول کے پھول اگتے ہیں، جھیل پر تیرتے ہوئے پھول نہایت خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں یہ جھیل موسم سرما میں دور دراز سے آنے والے خوبصورت پرندوں کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ یہ علاقہ آثار قدیمہ سے بھرا پڑا ہے یہ ایک بہت ہی خوبصورت جھیل ہے جو دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔[vi] باغسر میر پور کا ایک خوبصورت اور تاریخی مقام ہے یہاں مغل دور میں تعمیر کردہ کئی باغات موجود ہیں اور ایک بڑا قلعہ بھی ہے۔

زلزال جھیل:

یہ جھیل زلزلہ کی وجہ سے ظہور میں آئی۔ ۲۰۰۵ کے زلزلے کی وجہ سے ضلع ہٹیاں بالا کی تحصیل چکار کے قریب کا ایک علاقہ جو چار گاؤں پر مشتمل تھا اپنی جگہ سے اکھڑ کر رواں نالے کے سرے پر جا گرا اور چاروں گاؤں اپنے مکینوں سمیت صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور تقریباً ۸۰۰ انسانی جانیں ضائع ہو گیئں۔ بہتے نالے کی نکاسی کا راستہ چونکہ بند ہو چکا تھا اس لیے رفتہ رفتہ پچھلا علاقہ جھیل کی شکل اختیار کرتے کرتے پانی میں ڈوبنا شروع ہو گیا اور اس علاقے میں وسیع و عریض جھیل بن گئی۔ جھیل کے آس پاس سر سبز پہاڑ گھنے درخت اور خوبصورت گاؤں ہیں جو خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں اس جھیل کا پانی تین آبشاروں کی شکل میں گرتا ہے یہ تین آبشاریں گھنے جنگلات کے پس منظر میں ایک دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ اگر اس جھیل کی طرف توجہ دی جائے اور اطراف میں سیفٹی وال بنا دی جائے تو کشمیر کا مشہور ترین سیاحتی مقام بن سکتا ہے۔

بنی حافظ جھیل:

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

چکار سے سدھن گلی روڈ پر جہاں زلزال جھیل کا پہلا منظر دکھائی دیتا ہے وہاں جھیل کے پار پہاڑ پر گھنے جنگلات میں خوبصورت سرخ چھتوں والے گھر نظر آتے ہیں یہ علاقہ بنی حافظ کہلاتا ہے اس پہاڑ کے دامن میں بنی حافظ جھیل واقع ہے یہ جھیل بھی زلزلے کے بعد وجود میں آئی۔ یہ جھیل دو ہزار فٹ کی گہرائی میں بلند پہاڑوں کے درمیان گنگا چوٹی کے اطراف سے آنے والے پانی سے بنی حافظ جھیل کی تشکیل کرتے ہیں پھر تھوڑا سا آگے جا کر یہ پانی زلزال جھیل کے پانی کے ساتھ مل کر ہٹیاں بالا کے مقام پر دریائے جہلم میں جا ملتا ہے۔

رتی گلی جھیل:

وادی نیلم میں مظفر آباد سے ۸۰ کلو میٹر کے فاصلے پر دواریاں کے قریب رتی گلی جھیل واقع ہے اس سحر انگیز جھیل کو پریوں کی جھیل کہا جاتا ہے اس کے کنارے صدیوں پرانی برف کی چادر موجود ہے۔ اسی علاقے میں دو اور بھی جھیلیں موجود ہیں ایک لوت میں اور دوسری سرگن نالہ میں شاردہ سے ۱۸ میل دور کالا جندر کے مقام پر واقع ہے[vii]۔ رتی گلی جھیل کا پہلا نظارہ یوں ہوتا ہے جیسے زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی ہو جائے۔ وسیع و عریض سرسبز و شاداب میدان، سرخ پہاڑ، بادلوں کا بسیرا اور گلیشیر سے بہتا پانی پر لطف منظر پیش کرتا ہے۔ جھیل میں بطخ کی شکل کے بنے گلیشئرز بھی موجود ہیں۔ رتی گلی جھیل وادی نیلم میں واقع الپائن گلیشئرز لیک ہے یعنی اس کے پانیوں کا ماخذ و منبع اس علاقے میں موجود گلیشئرز ہیں۔ یہ جھیل سطح سمندر سے 3700 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔[viii] یہ علاقے کا مشہور سیاحتی مقام ہے، یہ جھیل علاقے کی سب سے بڑی جھیل ہے جس کے اطراف میں چھبیس چھوٹی بڑی غیر معروف جھیلیں بھی موجود ہیں۔

رتی گلی سمال جھیل:

رتی گلی بیس کیمپ سے ۱۰ سے ۱۵ منٹ کی پیدل مسافت پر یہ جھیل سریاں سر کہلاتی ہے۔ اس جگہ پانی کے بہت سے حوض / ذخیرے ہیں جنہیں مقامی زبان میں سر کہتے ہیں اسی نسبت سے یہ جگہ سریاں سر کہلاتی ہے، اس جگہ ایک واٹر فال اور مقامی ڈھوک اور ڈھارے موجود ہیں جہاں مقامی لوگ موسم گرما کے دوران رہائش رکھتے ہیں۔[ix]

چچ / سوپون جھیل:

یہ جھیل وادی نیلم میں شونٹھر کے مقام پر موجود ہے اس کی شکل چچ جیسی ہے قدرتی طور پر بنی ہوئی یہ جھیل اپنی دلکشی میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی گہرئی کا اندازہ لگانا کافی مشکل ہے۔ جھیل کے ارد گرد مختلف پھولوں کی اقسام پائی جاتی ہیں جو اس جھیل کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے ہیں۔ یہ جھیل سڑک کے ساتھ واقع ہے لیکن سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہے۔

ہنس راج جھیل:

یہ جھیل وادی نیلم آزاد کشمیر میں واقع ہے اصل میں اس جھیل کا مقامی نام رتہ سر ہے جس کی وجہ شہرت اس کے اطراف میں موجود لال رنگ کے پہاڑ ہیں۔ یہ جھیل رتی گلی بیس کیمپ سے لگ بھگ ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت پر واقع رتی گلی اور نوری ٹاپ کے درمیان واقع ہے۔ جس کی دوسری جانب براستہ سرال لیک وادی کاغان کی مشہور دودی پت سر کا ٹریک بھی کیا جا سکتا ہے۔ موسم سرما میں یہ جھیل بھی وادی نیلم کی دیگر جھیلوں کی مانند برف سے ڈھک جاتی ہے۔

کالا سر جھیل:

وادی نیلم میں تین جھیلیں کالا سر 1، کالا سر 2، کالا سر 3، کے نام سے مشہور ہیں۔ ہنس راج جھیل سے کالا سر 1 ایک گھنٹے کی پیدل مسافت پر ہے۔ کالا سر 3، 2 کے لیے مزید کچھ گھنٹوں کی مسافت درکار ہوتی ہے۔

گھٹیاں جھیل:

یہ جھیل رتی گلی بیس کیمپ سے لگ بھگ چار گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ ٹریک رتی گلی سے ہنس راج / کالا سر لیک سے ہوتا ہوا گھٹیاں جھیل تک پہنچتا ہے۔ اس جھیل کا ویو آپ کو کالا سر سے با آسانی مل سکتا ہے جبکہ رتی گلی کے پچھلے پہاڑ کے ٹاپ سے آسانی سے مل جاتا ہے، جبکہ نوری ٹاپ کے آخر پر شاردہ یا سرگن سے آنے والے برج یا نالے کے ساتھ ساتھ ٹریک کریں تو وہ راستہ آپ کو چار سے پانچ گھنٹوں میں گھٹیاں جھیل تک پہنچائے گا۔

سرال اور مون جھیل:

یہ دونوں جھیلیں وادی نیلم کا حصہ ہیں۔ سرال جھیل اور مون جھیل ایک ہی راستے میں آتی ہیں۔ ان تک پہنچے کے لیے چار راستے استعمال ہوتے ہیں پہلا بیسل اور دودی پت سر سے آتا ہے دوسرا جلکھڈ، نوری ٹاپ سے میاں صاحب روڈ سے سرال تک آتا ہے تیسرا نوری ٹاپ پر سامنے سے آنے والے نالے کے ساتھ کشمیر والی سائیڈ پر آتا ہے چوتھا گموٹ نالے کے ساتھ ساتھ چلتے آئیں تو یہ آپ کو سرال اور مون جھیلوں تک لے جاتا ہے۔

رام چکور / چھر والی جھیل:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

یہ جھیل بھی سرال وادی میں چار سے پانچ گھنٹے کی پیدل مسافت پر واقع ہے۔ رام چکور ایک پرندہ کی بہتات کی وجہ سے اسے رام چکور جھیل کہتے ہیں جبکہ مقامی نام پھرڑناڑ ہے۔ گموٹ، حبہ بیک اور سرگن کے راستے یہاں تک پہنچا جا سکتا ہے۔

ملاں والی جھیل:

ملاں والی جھیل جیسے ملاں والی ناڑ بھی کہتے ہیں یہ بھی مون جھیل اور رام چکور جھیل کے قریب واقع ہے۔ مون جھیل، رام چکور جھیل اور ملاں والی جھیل کا ایک ساتھ دورہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ خوبصورتی میں لاجواب ہے اور دیکھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے جس کی وجہ سے سیاح اس کی طرف کھینچے آتے ہیں۔

بٹ کنالی جھیل:

جاگراں سے شال تک گاڑی کے سفر کے بعد ۸،۷ گھنٹے کا پیدل ٹریک ڈھوک کنڈی نامی جگہ سے اوپر اٹھتا ہے اور ڈھوک کنڈی بٹ کنالی تک پہنچتا ہے، جہاں سے ملاں والی جھیل کا راستہ قریباً ڈیڑھ کلومیٹر کا پیدل بنتا ہے جس کی مدد سے بٹ کنالی جھیل تک پہنچنا ممکن ہوتا ہے۔

پتلیاں جھیل:

پتلیاں جھیل تک پہنچانے کے لیے کنڈل شاہی، آٹھمقام، کیرن سے ہوتے ہوئے نگدر اور کٹن گلی جیسے علاقوں سے گزر کر پتلیاں جھیل تک پہنچنا پڑتا ہے۔ یہ جھیل قدرت کا ایک شاہکار ہے جو وہاں پر پہنچ کر دشوار گزر راستے کی تمام تھکاوٹ کو دور کر دیتی ہے۔ جھیل تک پہنچ کر ایک سحر طاری ہو جاتا ہے جھیل کے اطراف میں گلیشرز جو اپنے وجود کو پگھلا کر اپنے پانی سے جھیل کو دوام بخش رہے ہیں۔ جھیل کے اطراف میں سبزہ اور کھلے پھول اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگتے ہیں۔

چٹا کھٹا جھیل:

یہ جھیل کشمیر کی دور افتادہ وادی شونٹھر میں واقع ہے۔ ۴۱۰۰ میٹر بلند اس جھیل تک جانا کافی مشکل ہے اس لیے کم ہی لوگ اس کی ٹریکنگ کی ہمت کرتے ہیں۔ یہ ایک خوبصورت جھیل ہے جس تک پہنچنے کا راستہ دلفریب ہونے کے ساتھ ساتھ دشوار گزار بھی ہے۔ کیل سے کچھ آگے بذریعہ جیپ جانے کے بعد تقریباً دو دن کی مشکل ٹریکنگ کے بعد اس جھیل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ چٹہ کٹھا سر کی ایک وجہ شہرت ہری پربت کا دل موہ لینے والا نظارہ بھی ہے آج تک کوئی بھی اس چوٹی کو سر نہیں کر سکا۔[x]

سر جھیل:

وادی نیلم میں دومیل بالا سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر دومڑی بیک میں سر جھیل موجود ہے کچھ حادثات ہونے کی وجہ سے اس جھیل کی ایک سائیڈ کو کاٹ کر اس کا پانی نکال کر چھوٹا کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ جھیل موجود ہے اس کے ارد گرد بہیکیں بھی ہیں جن میں مقامی لوگ گرمیوں میں اپنے مویشیوں کے ساتھ رہتے ہیں۔

کشن جھیل:

وادی نیلم میں کیل کے مقام پر سیلاب آنے کے بعد کشن جھیل وجود میں آئی ہے یہ شونٹھر نالا اور دریائے نیلم کے درمیان میں واقع ایک خوب صورت جھیل ہے اس جھیل میں اگر کشتی رانی کا انتظام کیا جائے تو یہ نہ صرف آزاد جموں و کشمیر بلکہ پاکستان بھر کے سیاحوں کے لیے پر کشش جھیل بن سکتی ہے۔

ڈک سر جھیل:

کیل سے جینوائی گاؤں کا فاصلہ قریب ۲۰ کلو میٹر پر ہے۔ گاؤں سے شمال کی جانب پاتال کی طرف نگاہ کرنے پر ایک بہت ہی اونچا پہاڑ نظر آتا ہے اسی پہاڑ کے ساتھ جینوائی کی خوبصورت جھیل موجود ہے۔ جھیل کا نام مقامی لوگوں نے ڈک سر رکھا ہوا ہے۔ وادی نیلم میں تاؤبٹ جاتے ہوئے یہ جھیل پائی جاتی ہے۔

مائی نارده جھیل:

یہ جھیل ہندوؤں کے لیے مقدس مقام ہے اور ان کے اشنان کی جگہ ہے۔ شارده سے دو تین دن کے پیدل ٹریک کے بعد اس جھیل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ لگ بھگ ۱۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر یہ واقع ہے۔

نوری چھم جھیل:

یہ جھیل عین نوری ٹاپ پر واقع ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے آگے ایک بہت بڑی واٹر فال موجود ہے۔ اس جھیل تک پہنچنے کے لیے عمودی چڑھائی پر مشتمل ٹریک سے راستہ جاتا ہے جو ایک خوبصورت اور دلکش جھیل تک لے جاتا ہے۔ یہ جھیل لمبائی میں تقریباً سیف الملوک کے برابر ہے اس جھیل کا منظر رتی گلی جھیل سے کم نہیں ہے۔ جھیل کا نظارہ اور اس کے کنارے لہلہاتے سرخ پھول اس جھیل کو رتی گلی جھیل سے مشابہت بخشتے ہیں۔ جھیل کے کنارے کھلی جگہ پر کیمپنگ کے شوقین حضرات اپنا شوق بھی پورا کر سکتے ہیں جلکڈ سے جھیل کے ٹریک نوری نالہ تک کا فاصلہ تقریباً 14 کلو میٹر ہے۔[xi]

کھرگام جھیل:

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

یہ جھیل رتی گلی کے پیچھے واقع ہے۔ رتی گلی کے پیچھے پہاڑ میں جو شگاف نظر آتا ہے اس کے اوپر کھر گام جھیل ہے یہ نسبتاً دشوار اور سخت پتھریلا راستہ ہے۔ جو صرف پروفیشنل ٹریکرز اور ہائیکرز کے لیے موزوں ہے۔[xii] ایک اندازے کے مطابق وادی نیلم میں ۲۰ سے ۳۰ چھوٹی بڑی جھیلیں ہیں۔ وادی نیلم میں دیواریاں رتی گلی، پتلیاں، دھاریاں، سرال اور چٹا کھٹا مشہور جھیلیں ہیں۔ غیر معروف جھیلوں میں راہ والا سر، باٹا کنالی سر، مائی نار دا، مچک، موری اور ڈک جھیل جیسی جھیلیں موجود ہیں۔ ان جھیلوں کے علاوہ آزاد کشمیر میں بہت سی جھیلیں غیر دریافت شدہ ہیں جو ابھی منظر عام پر نہیں آئیں ہیں۔

آبشاریں:

آبشار کا تصور آتے ہی انسان کے دل و دماغ پر فرحت چھا جاتی ہے، بلندی سے گرتا ہوا پانی اور ٹھنڈک کا احساس انسان کو کسی اور ہی دنیا میں لے جاتا ہے۔ اسی طرح کی کیفیت آزاد کشمیر میں پائی جانے والی آبشاروں کی سیر کے دوران محسوس ہوتی ہے۔ ذیل میں آزاد جموں و کشمیر میں پائی جانے والی چند آبشاروں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

نڑ گولا آبشار:

راولپنڈی سے ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر نڑ گولا آبشار راولاکوٹ میں واقع ہے۔ اس تک پہنچنے کے لیے تنگ اور چھوٹی سڑک پر سفر کرنا پڑتا ہے۔ اس کے آس پاس گیسٹ ہاوس بھی ہیں اور دوکانیں بھی۔ درختوں کے بیچ میں خوبصورت آبشار لطف اندوز ہونے کے لیے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ راولاکوٹ شہر سے 10 منٹ کی مسافت پر یہ آبشار واقع ہے۔

کہراٹا پار آبشار:

کہراٹا پار آبشار، ضلع سدھنوتی میں ہے، راولاکوٹ سے تقریباً 35 کلومیٹر کے فاصلے پر تراڑ کھل سے تھوڑا آگے، ہجیرہ روڈ پر دائیں طرف ہے۔ تحصیل تراڑ کھل سے دس منٹ کی مسافت پر، ہجیرہ روڑ پر واقع ہے۔ مین روڈ سے تھوڑا آگے کہراٹا پار آبشار تک پہنچنے کے لیے دو راستے ہیں ایک بہت بڑے نالے سے سڑک گزرتی ہے جس کو گاڑی پر بھی پار کیا جا سکتا ہے دوسرا اس کے تھوڑا اوپر پیدل گزرنے کے لیے ایک بہت خوبصورت ساپل بھی بنا ہوا ہے۔ پل کراس کر کے نیچے کی طرف پیدل جانا پڑتا ہے۔ تھوڑا آگے جائیں تو لگتا ہے کہ بڑے بڑے پتھروں کی ایک دیوار سی بنی ہوئی ہے اتنے بڑے پتھر اتنی ترتیب سے لگائے گئے ہیں کہ ان کو دیکھ کر بندہ حیران ہوتا ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ شاید کسی زمانے میں انسان نے اتنی زیادہ ترقی کی ہوئی تھی کہ اس طرح کا طرز تعمیر تھا جو بہت کمال کا تھا۔ یہ ایک ایسا طلسماتی سا علاقہ ہے کہ بندہ یہ سب دیکھ کر کھو جاتا ہے۔ تھوڑا سا آگے جائیں تو ایک بہت بڑا سا پتھر کا پڑاٹ سا جس سے ہو کر اوپر سے گرنے والی خوبصورت آبشار کا نظارہ کرتے ہیں اوپر سے گرتا ہوا شفاف پانی بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔[xiii] یہ آبشار دلکش، قدرتی منظر کی عکاسی کرتی ہے اس کی خوبصورتی دیکھ کر انسان پر سحر انگیز کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ آبشار آج تک لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہے اور اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے آج تک یہ غیر مقبول ہے۔

نزہ آبشار:

یہ ضلع حویلی میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں واقع ہے اسلام آباد سے دو سو کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ اس تک رسائی بہت آسان ہے۔[xiv]

گلپور آبشار:

یہ آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کے قصبہ گلپور میں واقع ہے۔ کوٹلی اسلام آباد سے ۱۲۴ کلومیٹر دور ہے یہ فیملی کے لیے ایک بہترین پکنک پوائنٹ ہے۔

دلائی آبشار:

یہ ایک خوبصورت آبشار ہے جو کوہالہ اور مظفر آباد کے درمیان واقع ہے۔ دریا کو عبور کرنے کے لیے ایک لفٹ نما چیز جس کو مقامی زبان میں ڈولی کہتے ہیں اس پر بیٹھ کر دلائی آبشار تک پہنچا جاتا ہے۔ یہ کوہالہ سے تقریباً ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر مظفر آباد کی جانب ہے۔

چھتر کلاس آبشار:

یہ آبشار کوہالہ سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے چھتر کلاس یونیورسٹی کے بالکل سامنے ہے دریا کو عبور کرنے کے لیے چیر لفٹ / ڈولی کی مدد لی جاتی ہے۔ یہ ایک مصنوعی آبشار ہے پانی کو روک کر ایک نالے کی شکل میں لا کر آگے تھوڑی سی بلندی سے گرایا جاتا ہے۔

چھم آبشار:

چھم مقامی زبان میں آبشار یا پانی کے جھرنے کو کہتے ہیں جو بلندی سے گر رہا ہوتا ہے، چھم آبشار آزاد کشمیر کی سب سے بڑی قدرتی آبشار ہے جو آزاد کشمیر کے ضلع جہلم ویلی کے قصبہ چناری سے شمال مشرق کی جانب پانڈو پہاڑ کے عقب میں واقع ہے، مظفر آباد سے تقریباً 64 کلومیٹر جبکہ چناری سے اس کا فاصلہ لگ بھگ 16 کلومیٹر ہے۔ آبشار تک پہنچنے کے لیے چناری سے جیپ اور ٹیکسی آسانی سے مل جاتی ہے۔ یہ آبشار نالہ قاضی ناگ پر سطح سمندر سے تقریباً ساڑھے پانچ ہزار فٹ پر واقع ہے۔ نالہ قاضی ناگ جو کھرامڑو کے سرسبز پہاڑوں سے نکلتا ہے اور چناری کے مقام پر دریائے جہلم سے جا ملتا ہے۔ یہ نالہ بہت سے دلکش مناظر کا حامل ہے مختلف کھیتوں، پہاڑوں، جنگلوں اور چٹانوں کے بیچ سے بل کھاتا ہوا ایسے گزرتا ہے کہ دور سے دیکھ کر کسی بڑے سانپ کا سا گمان ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کے نام کے ساتھ لفظ ناگ کا بھی استعمال ہوتا ہے اس کے ارد گرد کے قدرتی مناظر اس قدر حسین ہیں کہ یہاں آنے والے سیاح اس کی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

دلکشی میں کھو جاتے ہیں۔ یہ آبشار تقریباً تین سوفٹ کی اونچائی سے گرتی ہے، بلندی سے گرتا ہوا پانی روئی کے گالوں کی طرح تیزی سے زمین کی طرف لپکتا ہے اگر اس گرتے ہوئے پانی کو غور سے دیکھا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے روئی کا ایک لمبا سا تانا تانا چل رہا ہے۔ اونچائی سے گرتا ہوا پانی زمین پر ٹکرانے کے بعد بخارات کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور قریب قریب سوفٹ کے فاصلے تک ہلکی دھند کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ روڈ سے اتر کر آبشار تک جانے کے لیے ایک پگڈنڈی ہے جس کے ارد گرد سر سبز مخملی گھاس کی ایک قالین سی بچھی ہوئی ہے جس میں جا بجا پھول قطار اندر قطار مہلک رہے ہوتے ہیں۔ آبشار کے ارد گرد، چیڑھ اور دیودار کے گھنے اور لمبے درخت ہیں جن کے سائے میں بیٹھ کر کسی ایئر کنڈیشن کا احساس ہوتا ہے۔ اگر آبشار کے پیچھے کی طرف دیکھا جائے تو میلوں دور تک پھیلے سر سبز اور برف کی چادر اوڑھے پہاڑ بھی دعوت نظارہ دے رہے ہوتے ہیں۔

امراساون آبشار:

یہ ساون اور چناری کے درمیان واقع ہے ساون چناری کے پاس ایک خوبصورت جگہ ہے۔ ہٹیاں بالا سے چھ کلومیٹر دور ایک اور غیر دریافت شدہ آبشار چناری سے صرف ۲ کلومیٹر دور جسکول میں واقع ہے۔

چھم آبشار:

یہ آبشار کونتریاںپہ ویلی انٹلیاں گاؤں کے سامنے واقع ہے اس کی لمبائی تقریباً سو میٹر ہے۔ یہ آبشار قوس قضا کا منظر پیش کرتی ہے۔ مین روڑ سے سو میٹر کے فاصلے پر ہے لیکن یہ سیاحوں کی نظروں سے مکمل طور پر اوجھل ہے۔ راستہ کافی مشکل ہے اگر وہاں تک راستہ بنا دیا جائے تو سیاح اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ سو میٹر سے گرتے ہوئے پانی کی آواز انسان کو روح تک سرشار کر دیتی ہے۔

دھنی آبشار:

دھنی آبشار جسے دھنی نوسیری کے نام سے بھی جانا جاتا ہے یہ ضلع مظفر آباد میں واقع ہے جو مظفر آباد ۳۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہ وادی نیلم کی بلند ترین آبشار ہے جو ایک دلفرب منظر پیش کرتی ہے۔

جمگر آبشار:

گریس جمگر آبشار آزاد کشمیر میں وادی نیلم میں ایک شاندار آبشار ہے جو پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے سارا راستہ گھنے جنگل سے گزرتا ہے۔ یہ کیل وادی نیلم آزاد کشمیر سے تقریباً پونے گھنٹے کی مسافت پر عین سڑک پر واقع ہے آپ کو پیدل فاصلے طے نہیں کرنا پڑتا، سڑک کے بائیں جانب ہی اس حسین آبشار کا دیدار ہوتا ہے۔ اس کے مناظر حیرت انگیز ہیں یہ بہترین سیاحتی مقام ہے۔ یہ وادی نیلم کی خوبصورت ترین اور قریب ترین چند آبشاروں میں سے ایک ہے۔

آزاد جموں و کشمیر کی جھیلیں اور آبشاریں طویل عرصے سے تفریحی اور سیاحتی سرگرمیوں کے لیے ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں، تاہم سیاحت کے لیے جھیلوں کے کردار کے بارے میں مطالعہ محدود ہے۔ جھیل کے ماحول پر سیاحت کا اثر بنیادی طور پر زائرین کی تعداد، ان کی سرگرمیوں کی قسم اور خود جھیل کے ماحول کی نوعیت کا ہے۔ دنیا بھر میں سیاحت کو اقتصادی ترقی کے قابل عمل ذریعہ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اگر اسٹیک ہولڈرز کوشش کریں اور جھیل کے علاقوں میں معاون انفراسٹرکچر فراہم کریں، یہ جانتے ہوئے کہ ریاست کے جھیلوں کے سیاحتی مقامات پر سیاحوں کی آمد و رفت میں اسی طرح اضافہ کے امکانات بہتر ہو سکتے ہیں تو آزاد کشمیر میں سیاحت کو مزید فروغ مل سکتا ہے۔

حوالہ جات

---

[i] Colin Michael Hall.(2006) *Lake tourism: An integrated approach to lacustrine tourism systems,* channel view publocation, p,27

[ii] https://www.vedantu.com/geography/uses-of-lakes

[iii] Ashraf. R. Naz . R. Roohi.(Issue 16: Jan 2012).*Monitoring and Estimation of Glacial Resource of Azad Jammu and Kashmir Using Remote Sensing and GIS Techniques.* Pakistan Journal of Meteorology Vol. 8,

[iv] Mushtaq Pirzada.(2003)*Kashmir, a Geographic Pictorial,* al-Sheikh Press- Jammu and Kashmir India,p,14

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

[v] منگلاڈیم سے منسلک میدان اور ماضی کی چند نشانیاں،(12 مئی 2018)فیصل فاروق، جیو نیوز،

[vi] M.Y.Khuhawar. Aslam Mirza.(2009) *Limnological study of bahgsar lake district Bhimber Azad Kshmir*, Pakistan journal of Botny,

[vii] سردار ریاض اصغر ملوٹی(۲۰۱۸)جھیل رتی گلی سفر نامی وادی نیلم ،راولپنڈی، ص، 172

[viii] https//www. Pakistantravelguide.pk

[ix] سردار ریاض اصغر ملوٹی،(۲۰۱۸)جھیل رتی گلی سفر نامی وادی نیلم ،راولپنڈی، ص،، 174،

[x] Tourism in Azad Kashmir: A Survey Report, 1984

[xi] https:/www.dawnnews.tv/news/1078441

[xii] https//www. Pakistantravelguide.pk

[xiii] نسیم سلیمان،(2022)دیپ بکھری یادوں کے ،اردو بازار لاہور، ص، 109۔

[xiv] https//www. Pakistantravelguide.pk